23296-رمضان کے روزے چھوڑنے کی اباحت کے عذر

سوال

وہ کونسے عذر ہیں جن کی وجہ سے رمضان میں روزے ترک کرنے مباح ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندوں کے لیے یہ آسانی ہے کہ روزے صرف اسے پر فرض کیے ہیں جو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اور جو کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا اس کے لیے روزہ چھوڑنا مباح کیا ہے ۔

ذیل میں ہم وہ شرعی عذر ذکر کرتے ہیں جن کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے :

اول : بیماری اور مرض :

مرض یا بیماری اسے کہتے ہیں جو انسان کو صحت سے نکال کر کسی علت میں ڈال دے ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اہل علم کا اجماع ہے کہ مریض کے لیے روزہ چھوڑنا جائز و مباح ہے اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں گنتی مکمل کرے }.

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :

.{اور جو اس کی طاقت رکھتے ہیں وہ ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ دیں }. تو روزہ چھوڑنا چاہتا وہ روزہ نہ رکھتا بلکہ اس کے بدلے میں فدیہ دے دیتا تھا، حتی کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی یعنی اللہ تعالی کا فرمان :

.{رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیئے، ہاں جو مریض ہو یا مسافر اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیئے }.

تو اس نے پہلی آیت کو منسوخ کر دیا، لھذا وہ مریض جسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی کا خدشہ ہو یا پھر بیماری سے شفایابی میں تاخیر ہونے کا ڈر ہو یا کسی عضو کے خراب ہونے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز بلکہ سنت ہے ۔

اور اس کا روزہ رکھنا مکروہ ہوگا کیونکہ ہو سکتا ہے اسے ہلاک کر دے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے ، پھر یہ بھی ہے کہ مرض کی شدت اس کے لیے روزہ چھوڑنے کو جائز کر دیتی ہے ، لیکن اگر صحیح شخص بھی تھکاوٹ اور شدت کا خطرہ محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں ، کہ جب اسے صرف تھکاوٹ کی شدت حاصل ہو تو روزہ چھوڑنا جائز نہیں ۔

دوم : سفر :

جس سفر میں روزہ ترک کرنے کی رخصت ہے اس میں مندرجہ ذیل شروط پائی جانی چاہییں :

ا۔طویل سفر جس میں نماز قصر کی جا سکتی ہو۔

ب۔مسافر اپنے سفر میں اقامت کی نیت نہ کرے ۔

ج۔جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس کا سفر کسی معصیت اور گناہ کے لیے نہ ہو، بلکہ کسی صحیح غرض کے لیے ہو۔

اس لیے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا رخصت اور تخفیف ہے لھذا گناہ کے لیے سفر کرنے والا اس کا مستحق نہیں کیونکہ اس کا سفر گناہ پر مبنی ہے ، جیسا کہ کوئی شخص ڈاکہ ڈالنے کے لیے سفر کرے ۔

سفر کی رخصت کا انقطاع :

تو وجوہات کی بنا پر بالاتفاق رخصت ختم ہوجاتی ہے :

اول : مسافر جب اپنے شہر میں واپس آجائے ، اور شہر میں داخل ہوجائے جہاں اس کی اقامت ہے ۔

دوم : جب مسافر مطلقا اقامت کی نیت کرلے ، یا ایک جگہ پر مدت اقامت کی نیت کرلے جو رہنے کے قابل ہو، تو اس سے وہ مقیم ہوجائے گا جس کی وجہ سے وہ نماز پوری ادا کرے گا اور روزہ بھی رکھے اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں کیونکہ سفر کا حکم ختم ہوچکا ہے ۔

تیسرا عذر : حمل اور دودھ پلانا :

فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی دونوں ہی رمضان میں روزہ چھوڑ سکتی ہیں لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ اگر انہیں اپنے آپ یا بچے کے بیمار ہونے کا خدشہ ہو یا پھر بیماری کے زیادہ ہونے یا ضرر پہنچنے اور ہلاک ہونے کا خطرہ ہو۔

ان دونوں کے روزہ چھوڑنے کی دلیل یہ ہے کہ :

.{اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر اسے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی ہوگی}. ۔

اس مرض سے مراد مرض کی صورت یا عین مرض مراد نہیں ، اس لیے جس مریض کو روزہ ضرر نہیں دیتا اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں ، لھذا یہاں پر مرض کا ذکر اس سے کنایہ تھا کہ جسے روزہ ضرر دے اور یہ مرض کے معنی میں ہی ہے جو یہاں پر پایا گیا ہے اس لیے وہ دونوں اس رخصت میں شامل ہوں گی اور روزہ نہیں رکھیں گی ۔

ان دونوں کے لیے اس رخصت پر عمل کرتے ہوئے روزہ چھوڑنے کی دلیل :

انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یقینا اللہ تعالی نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز کم کردی ہے اور حاملہ دودھ پلانے والی عورت سے روزہ)

چہارم : بڑھاپا :

بڑھاپے میں مندرجہ ذیل شامل ہیں : شیخ فانی یعنی جس کی قوت بالکل ختم ہوچکی ہو یا پھر وہ فنا ہونے کے قریب ہو، اور روزانہ ہی کمزوری کی طرف جارہا ہو، اور وہ مریض جس کے شفایاب ہونے کی امید ہی نہ ہو، اور اس کی صحت سے ناامیدی پیدا ہوچکی ہو۔

اور اس میں بوڑھی عورت بھی شامل ہے ۔ مندرجہ بالا کے روزہ چھوڑنے کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو اس کی طاقت نہیں رکھتے وہ بطور فدیہ ایک مسکین کو کھانا دیں}.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ یہ بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں تو اس کے بدلہ میں ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ۔

پنجم : پیاس اور بھوک کی شدت :

جسے بہت زیادہ بھوک یا پیاس نڈھال کردے وہ بھی روزہ افطار کرلے گا اور اپنی ضرورت کے مطابق کھالے لیکن اسے باقی سارا دن کچھ نہیں کھانا پینا چاہیئے ، اور بعد میں اس دن کی قضاء ادا کرے گا ۔

علماء کرام نے بھوک اور پیاس کے ساتھ دشمن سے متوقع یا یقینی مقابلہ میں کمزوری کے خوف کو بھی ملحق کیا ہے لھذا غازی کا جب ظن غالب ہو یا پھر یقین ہو کہ دشمن سے لڑائی اور مقابلہ ہوگا اور وہ روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزوری کا خوف محسوس کرے اور وہ مسافر بھی نہیں تو اس کے لیے جنگ سے قبل روزہ چھوڑنا جائز ہے ۔

ششم : اکرہ اور جبر :

اکراہ کسی شخص کو دھمکی یا اسلحہ کے زور سے کسی فعل کے کرنے یا پھر کسی ناپسندیدہ فعل کو ترک کرنے پر ابھارا جائے ۔ .